نمبر ۹۶ | ۲۶ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ فروری ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج رات پیچش کی شکایت رہی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کا رہتک سے گوجرانوالہ تبادلہ ہو گیا ہے۔ آپ ۷ فروری کو یہاں تشریف لائے۔ اور ۱۲ کو گوجرانوالہ روانہ ہو جائیں گے۔

۷ فروری کو بعد نماز مغرب اچھوتوں کے پنڈورہ میں زیر صدارت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بزم احمد کا تبلیغی جلسہ ہوا جس میں اسلام کی صداقت اور اچھوت اقوام سے ہمدردی پر تقریریں کی گئیں۔

بابو عزیز الدین صاحب جو لنڈن میں اپنا کاروبار کرتے ہیں اور تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ ۱۰ فروری قادیان پہنچے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت کو یاد رکھو

"ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی۔ فرمایا" موت کو یاد رکھو۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دُنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے۔ اس کی اصل جڑ یہی ہے۔ کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے۔ وہ دُنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو۔ اور کشتی غرق ہونے لگے۔ تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہ گاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے۔ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے۔ اس واسطے گناہ نہیں کرسکتا۔ اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات دوڑا سکتا ہے۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجٹ ۳۵-۱۹۳۴ء کے متعلق ضروری اعلان

کل جماعتوں کو فارم بجٹ مطبوعہ دفتر بیت المال بھیجے جاچکے ہیں۔ تاکہ ۳۵-۱۹۳۴ء کا بجٹ باقاعدہ تیار کرکے قبل از ۱۵۔ فروری ۱۹۳۴ء بھیجدیں۔ اگرچہ دوستوں کی توجہ خاص طور پر اس کی طرف مبذول کرائی گئی تھی۔ کہ نئے بجٹوں کا وقت پر پہونچ جانا ضروری ہے کیونکہ یہ اشد ضروری ہے۔ کہ آمد اور خرچ کے بجٹ مجلس مشاورت سے پہلے جو ۳۰۔ مارچ کو ہونے والی ہے تیار ہوکر مجلس میں پیش ہوجائے۔ مگر ابھی تک بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اگر کام کی یہی رفتار رہی۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مجلس مشاورت سے پہلے بجٹ کس طرح تیار ہوسکے گا۔ عہدہ داران مرکزی کو سخت ضرورت ہے کہ عہدہ داران مقامی اُن کی اور اپنی ذمہ واری کا صحیح احساس کریں۔ اور بجٹ مکمل کرکے وقت پر بھیجدیں اس لئے بعد یاددہانی بذریعہ اخبار کرائی جاتی ہے۔ کہ جن سیکرٹری صاحبان نے ابھی تک بجٹ آمد ارسال نہ فرمائے ہوں۔ وہ بہت جلد اپنے بجٹ مکمل کرکے بھیجدیں۔ بجٹوں کی تکمیل کے متعلق عہدہ داران مقامی اس امر کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ اُن کا فرض ہے کہ مندرجہ ذیل شقوں میں سے ہر فرد جماعت کے متعلق ہر شق کو ضرور پُورا کریں:۔

۱۔ یہ کہ جس قدر دوست جماعت میں شامل ہیں ان کے نام بجٹ میں ضرور درج کریں۔ اور جو بھی اُن کی صحیح اور سالانہ آمد ہو۔ وہ درج کریں۔ اس پر پورا باشرح چندہ لگائیں۔ اور اس کی وصولی کے ذمہ وار ہوں:۔

۲۔ اگر کوئی دوست کسی وجہ سے پورا چندہ نہ دے سکیں۔ تو ان کی درخواستیں تخفیف یا معافی کی لیکر بجٹ کے ساتھ بھیجدیں۔ پہلی درخواستیں ۳۳-۱۹۳۲ء کے متعلق تھیں۔ نئے بجٹ کے لئے نئی درخواستیں آنی ضروری ہیں:۔

۳۔ اگر کوئی ایسے احمدی کہلانے والے ہوں۔ جو نہ تو چندہ باشرح دینا منظور کریں۔ اور نہ درخواست دیں۔ اور اس طرح نظامِ جماعت کے متعلق استکبار کا طریق اختیار کریں۔ تو جماعت مقامی کے اجلاس میں ایسے ایسے اشخاص کے متعلق غور کرنے کے بعد اُن کے مفصل حالات اور جماعت کی رائے سے مرکز کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مناسب حکم کے لئے پیش کئے جائیں:۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

”غلام احمد کی جے“

دیکھ ”طغیانی“۔ ”زلازل“ پے بہ پے

اور ”قیامت خیز منظر“ بھی تو ہے

قوّتِ اِدراک باقی ہے۔ تو کہہ

اُس جری اللہ ”غلام احمد کی جے“

محمد حسین خان۔ ضابط از ڈگشاہی۔

کتاب ”البشریٰ“ کے متعلق

بابو منظور الٰہی صاحب کے اعلان کی حقیقت

بابو صاحب نے البشریٰ کے اغلاط کتابت و ترجمہ کی ذمہ واری اپنے اوپر سے ہٹانے کے لئے ”پیغام“ ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۴ء میں ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ ”جن علماء قادیان نے یہ مسودات دیکھے اور تصحیح کی یعنی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرسہ احمدیہ۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی احمد اللہ صاحب مہاجر۔ ان میں بعض کو اعراب۔ ترجمہ اور تصحیح کی اُجرت بھی دی۔ . . . اس لئے اس کتابت کی اغلاط کی ذمہ داری زیادہ تر علماء قادیان کے سر پر ہے۔ جنہوں نے باوجود اُجرت لینے کے کام کو دیانت داری سے نہ کیا“۔

میں اس کے متعلق اس قدر بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ بابو صاحب علم عربی سے محض کورے ہیں اور باوجود اس کے چاہتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رویا اور کشوف کو مرتب کرنے کا کارنامہ انہی کی طرف منسوب ہو۔ اس لئے انہوں نے کسی احمدی عالم کی مستقل امداد حاصل نہ کی۔ بلکہ بعض علماء کو جن سے ان کو زیادہ تعارف تھا۔ جہاں پایا۔ مسودہ کا کوئی حصہ سرسری طور پر سُنا دیا۔ انہوں نے اسی طرح البشریٰ کے مسودہ کا کچھ حصہ مجھے سنایا تھا۔ مگر میں نے نہ تو سارا مسودہ یا اس کا کوئی معتد بہ حصہ دیکھا۔ یا سُنا۔ نہ ہی میں نے اس کی کاپی یا پروف کی تصحیح کی۔ اور نہ ہی میں نے بابو صاحب سے یا کسی اور سے یا کسی اور کی طرف سے کسی صورت میں کوئی اُجرت یا کوئی معاوضہ لیا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہوں نے اس مسودہ کا کونسا حصہ مجھے سنایا تھا۔ ہاں ایک روز دفتر تشحیذ میں انہوں نے اس مسودہ کا کوئی حصہ مجھے سنایا یا دکھایا تھا۔ افسوس ہے۔ بابو صاحب نے گول مول الفاظ میں اعلان کرکے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اپنی ناقابلیت اور بے احتیاطی کا بار دوسروں کے سر ڈالنے کی کوشش کی ہے جس وقت انہوں نے کتاب شائع کی اس وقت تو قادیانی اور لاہوری کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ کیونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا زمانہ تھا۔ بابو صاحب احمدیہ بلڈنگس میں ہی سکونت رکھتے تھے۔ جہاں بعد میں غیر مبائعین کا اڈا قائم ہوا۔ وہاں کے کسی ”عالم“ سے جن میں وہ دن رات رہتے تھے۔ ان کا امداد نہ حاصل کرسکنا بتاتا ہے کہ وہ اس قسم کی امداد دینے کی اہلیت نہ رکھتے تھے۔ جو بابو صاحب نے علماء قادیان سے حاصل کی۔ اس کا بدلا اب وہ یہ دے رہے ہیں۔ کہ جن فروگزاشتوں کی [illegible]

پندرہ جنوری کے زلزلہ کے متعلق ایک نہایت اہم مضمون

زلزلہ کی پیشگوئی کے پُورا ہونے کے متعلق ایک ہینڈبل بتسلسل ندائے ایمان نمبر ۵ حسب ہدایت وارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بوجہ اس کے کہ آپ کا اس پیشگوئی سے ایک تعلق ہے۔ تیار فرمارہے ہیں۔ یہ ہینڈبل مختلف زبانوں میں شائع کیا جائے گا۔ میں یہ صرف انہی جماعتوں کو بھیجوں گا۔ جن کی طرف سے سابقہ ندائے ایمان۔ اور ٹریکٹس کی قیمتیں وصول ہوچکی ہیں۔ اس لئے مقامی کارکنانِ تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ سابقہ رقوم وصول کرکے جس قدر جلد ہوسکے۔ نظارت دعوت وتبلیغ کو بھیجدیں۔ ورنہ نئے ٹریکٹ سابقہ قیمتوں کی وصولی کے لئے وی۔ پی کئے جائیں گے:۔

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اہم ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جماعتیں بوجہ عدم ادائیگی رقوم کے اس کی اشاعت کے ثواب سے محروم نہ رہیں گی:۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ قادیان

ایک مخلص احمدی کے لئے دُعائے مغفرت کی درخواست

کرماڑہ علاقہ پونچھ میں ایک مخلص احمدی فوت ہوگئے ہیں۔ انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میرا جنازہ غیر احمدی ہرگز نہ اٹھائیں۔ اور نہ پڑھیں۔ اور شہر پونچھ کی جماعت احمدیہ کو اطلاع دینا۔ اگر وہ بھی نہ آئے۔ تو میری نعش کو میری زمین میں دفن کرکے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اطلاع دعائے مغفرت کے لئے دینا۔ اس کے بعد وہ سجدہ میں گر گئے۔ اور جان دیدی۔ ان کا نام خیر احمد خان تھا۔ جماعت احمدیہ پونچھ کے احباب اطلاع ملنے پر گاؤں میں گئے اور جاکر تجہیز وتکفین کی۔ احباب اس مخلص بھائی کے لئے خاص طور پر دُعائے مغفرت کریں:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الفضل
نمبر ۹۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروریاتِ سلسلہ کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک

صاحبِ وسعت احباب جماعت کیلئے ثوابِ عظیم حاصل کرنے کا موقع

مالی مشکلات

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سلسلۂ احمدیہ کی مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مخلصین جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور ہر احمدی جماعت کو اپنا مقررہ سالانہ بجٹ پورا کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اکثر جماعتیں اس بارے میں اپنا فرض محسوس کرکے کوشش کر رہی ہیں۔ کہ مالی سال کے خاتمہ تک جس کی میعاد ۳۰۔ اپریل تک ہے اپنا بجٹ پورا کر دیں۔ اور اپنے ذمہ کوئی بقایا نہ رہنے دیں۔ دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی ہمت میں برکت دے اور ان کے ارادہ کو کامیابی بخشے ؛

فوری ضرورت

لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس وقت سلسلہ پر قرض کا جو بار ہے۔ اور جس کی وجہ سے نہ صرف نہایت اہم اور ضروری کاموں کے سرانجام پانے میں مشکلات درپیش ہیں۔ بلکہ ذمہ وار کارکنوں کو نہایت تکلیف دہ پریشانی کا سامنا ہے۔ اور ان کا بہت سا وقت سلسلہ کی اہم خدمات سرانجام دینے کی بجائے ضروریات کے لئے روپیہ بہم پہنچانے کی فکر اور تردد میں صرف ہوتا ہے۔ اس کے دور کرنے کے لئے کوئی فوری صورت اختیار کی جائے ؛

ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک

اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ان اصحاب سے جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مالی وسعت عطا فرمائی ہے ساٹھ ہزار روپے کی رقم بطور قرض حاصل کی جائے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے والے اصحاب کم از کم ایک سو کی رقم دیں۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے اس سے زیادہ دینے کی استطاعت بخشی ہے۔ وہ جس قدر زیادہ رقم دینا چاہیں۔ پورے سینکڑوں کے حساب سے دیں۔ اور اس طرح ساٹھ ہزار کی رقم فراہم کی جائے۔ یہ کام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کے سپرد فرمایا ہے۔ اور وہ اس وقت تک بعض احباب کو زبانی یا بذریعہ خطوط اس طریق سے سلسلہ کی خدمت کرکے ثواب حاصل کرنے پر آمادہ کر چکے ہیں۔ لیکن چونکہ جماعت کا ہر فرد اس بات کا حق رکھتا ہے۔ کہ اگر وہ کسی تحریک سے متعلق مجوزہ شرائط پورے کر سکے تو اسے اس میں شریک ہونے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اس لئے ساٹھ ہزار کے قرض کی تحریک کو اخبار کے ذریعہ جماعت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ جو دوست چاہیں۔ اس میں شمولیت اختیار کرکے سلسلہ کی مالی مشکلات کو حل کرنے کا ثواب حاصل کر سکیں ؛

قرض کی تحریک کرنے کی وجہ

ہر شخص جانتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے تمام دنیا ایسی مالی۔ اور اقتصادی مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے۔ کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی چیخ اٹھی ہیں۔ اور وہ اپنا کاروبار چلانے اور ملک کا انتظام قائم رکھنے کے لئے قرض کا بوجھ اٹھانے کے لئے مجبور ہو چکی ہیں۔ جب ایسی حکومتوں کے لئے جن کی آمدنی کے ذرائع نہایت ہی وسیع ہیں۔ اور جو طاقت اور قوت کے ذریعہ اپنے محاصل وصول کرنے پر قادر ہیں۔ قرض حاصل کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ تو جماعت احمدیہ جو ایک طرف تو نہایت ہی چھوٹی سی جماعت ہے جس کا بہت بڑا حصہ غرباء پر مشتمل ہے۔ اور دوسری طرف وہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت و حفاظت کے لئے اپنے اموال اس فراخی اور وسعت کے ساتھ صرف کر رہی ہے۔ جس کی مثال صفحۂ عالم میں نہیں مل سکتی۔ اس کے لئے ساٹھ ہزار کی معمولی سی رقم بطور قرض حاصل کرنے کی تحریک کرنا کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر تعجب کیا جائے۔ اور جسے غیر معمولی سمجھا جائے۔

چندۂ خاص کی تحریک نہ کرنے کی وجہ

خدا تعالےٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ کو جو اخلاص اور ایثار عطا کیا ہے۔ اور جس کے ثبوت وہ بارہا پیش کر چکی ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے یہ رقم قرض کی بجائے بطور چندہ خاص بھی فراہم ہو سکتی تھی۔ اور جماعت احمدیہ گزشتہ کئی سالوں میں چندۂ خاص کی تحریک پر اپنے ایثار کا نہایت قابل فخر نمونہ پیش کر چکی ہے۔ لیکن اب کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عام مالی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ پسند نہیں فرمایا۔ کہ چندہ خاص کی تحریک کرکے ان مخلصین پر مزید بار ڈالا جائے جو یہ تو پسند کریں گے۔ کہ خواہ انہیں کتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑے۔ اسے بخوشی برداشت کریں۔ مگر یہ گوارا نہ کریں گے۔ کہ اشاعت و حفاظت دین کے لئے چندۂ خاص کی جو تحریک کی جائے۔ اس میں شریک نہ ہوں۔ حضور نے اس کی بجائے جماعت کے ذی استطاعت اصحاب سے ایک معمولی سی رقم حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور وہ بھی بطور قرض۔ جس کا ایک مقررہ میعاد تک ادا کرنا لازمی ہوگا۔

ادائیگی قرض کی صورت

چنانچہ اس قرض کی ادائیگی کے لئے یہ صورت اختیار کی جائے گی۔ کہ یکم مئی ۱۹۳۴ء سے شروع کرکے ہر مہینہ میں ڈیڑھ ہزار روپیہ اس قرض کی واپسی کے لئے مخصوص کر دیا جایا کرے گا۔ اور بذریعہ قرعہ اندازی جس دوست یا جن دوستوں کے نام نکلیں گے۔ ان کو دے دیا جائے گا۔ جن اصحاب کی ڈیڑھ ہزار سے زیادہ رقم اس قرض میں شامل ہوگی۔ ان کے نام ڈیڑھ ہزار روپیہ کا قرعہ نکل آنے کے بعد بھی اس وقت تک قرعہ اندازی میں شامل کئے جائیں گے۔ جب تک ان کی ساری رقم ادا نہ ہو جائے۔ اور جو اصحاب ڈیڑھ ہزار سے کم رقم دیں گے۔ ان کے نام دوسرے دوستوں کے ناموں کے ساتھ ملا کر ڈیڑھ ہزار روپیہ کے لاٹ بنا دیئے جائیں گے۔ اور اس لاٹ کے نام قرعہ نکلنے پر ان سب کو یکدم روپیہ دے دیا جائیگا اس طریق سے اڑھائی سال کے عرصہ میں انشاء اللہ ۴۵ ہزار کی رقم ادا کر دی جائے گی۔ اور باقی پندرہ ہزار کے متعلق بھی ایسا انتظام کیا جائے گا۔ کہ اسی اڑھائی سال کے مقررہ عرصہ کے اندر اندر احباب کو واپس کر دی جائے۔ گویا ساٹھ ہزار قرض کی رقم جس کے متعلق اعلان کیا جا رہا ہے۔ صرف اڑھائی سال کے عرصہ تک کے لئے لی جائے گی۔ اور ہر دوست کو جو اس میں شریک ہونگے۔ زیادہ سے زیادہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک۔ ان کی ساری رقم واپس مل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ اور جن دوستوں کے نام قرعہ اندازی میں نکلتے آئیں گے۔ انہیں اس مقررہ میعاد سے پہلے بھی اپنی رقوم مل جائیں گی۔ مگر باوجود اس کے وہ اپنی نیت کے لحاظ سے اسی ثواب کے مستحق ہونگے۔ جو اڑھائی سال کے عرصہ کے لئے قرض دینے والوں کو حاصل ہوگا۔ اگر کوئی دوست بڑی رقم دے سکیں۔ اور پھر قسط وار واپس لے سکیں۔ تو ان کے لئے ادائیگی رقم کے متعلق خاص انتظام بھی کر دیا جائیگا۔ اور ان کی رقم کی ادائیگی قرعہ پر نہ رکھی جائیگی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقررہ میعاد کے اندر قرض کی واپسی لازمی ہوگی

مقررہ عرصہ تک رقوم کی ادائیگی اس قدر یقینی اور لازمی رکھی گئی ہے۔ کہ بعض ایسے اصحاب جنہوں نے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ وُہ اپنی رقوم بطور قرض نہیں۔ بلکہ بطور چندہ دیتے ہیں۔ یعنی وُہ جو رقم اس مد میں دیں گے۔ اسے واپس نہیں لیں گے۔ انہیں کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی کوئی رقم اس مد میں داخل نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ ہر رقم کے متعلق یہ لازمی شرط ہوگی۔ کہ دینے والے صاحب کو واپس ادا کی جائے۔ اور وُہ اسے وصول کریں۔ پس جو اصحاب قرض کی اس تحریک میں شریک ہو کر ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ وُہ یہ بات نوٹ کرلیں۔ کہ جتنی رقم دیں گے۔ اسے مقررہ میعاد کے اندر اندر ان کی خدمت میں واپس کر دیا جائے گا۔ اس طرح انہیں ایک تو اپنی پوری رقم وصول ہو جائے گی۔ اور دُوسرے تنگی اور مشکلات کے وقت خدا کے لئے اپنا مال دینے کی وجہ سے بہت بڑے اجر کے مستحق ہونگے۔

ایسی صورت میں وُہ دوست جو کم از کم ایک سو روپیہ فراہم کرسکتے ہوں۔ انہیں ضرور اس کارِ خیر میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اور اس سے زیادہ دینے کی جنہیں خدا تعالےٰ نے مقدرت دی ہو۔ وُہ زیادہ دینے سے دریغ نہ کریں۔ بظاہر یہ ایسی ہی صورت ہے۔ جیسا کہ ڈاک خانہ کے سیونگ بنک میں روپیہ جمع کرا دیا جائے۔ جو زیادہ سے زیادہ اڑھائی سال کے عرصہ میں اور بعض اصحاب کو جن کے نام قرعہ میں نکل آئیں۔ اس سے بھی کم۔ بلکہ بہت کم عرصہ میں واپس مل جائے گا۔ لیکن ان کے اس ایثار کی وجہ سے سلسلہ کی مالی مشکلات کے دُور ہونے میں جو مدد ملے گی۔ وہ ان کے لئے بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگی۔

قرض کیونکر ادا ہوگا؟

اس قرض کی واپسی کے متعلق ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ جب سلسلہ کی مالی مشکلات کی وجہ سے قرض لیا جا رہا ہے۔ تو پھر اس کی ادائیگی کے لئے کس طرح رقم مہیا ہو سکے گی۔ اور کیونکر اڑھائی سال کے عرصہ میں سارا قرض بے باق کیا جا سکے گا۔ اس کے متعلق اوّل تو یہ گزارش ہے۔ کہ جب سلسلہ احمدیہ کا ایک ذمہ وار ادارہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ ایک ذمہ وار کارکن ناظر صاحب امور عامہ یہ حتمی وعدہ فرما رہے ہیں۔ کہ وُہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک تمام اصحاب کی رقوم ادا کر دیں گے۔ تو وُہ اس بارے میں اپنی ذمہ واری کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے یہ وعدہ کر رہے ہیں۔ وُہ انشاء اللہ اسے ضرور پورا کریں گے۔ اور مرکز ایفائے وعدہ کے لئے ان کی پوری امداد کرے گا۔ علاوہ ازیں سال رواں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت تشخیص چندہ اور وصولی کے متعلق جو انتظام کیا گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ نیا نیا ہونے کی وجہ سے وہ مکمل نہیں۔ اور اس کی تکمیل کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ پھر بھی گذشتہ مالی سال کی نسبت سال حال کی آمد میں نمایاں زیادتی ہے۔ اس انتظام کو مکمل بنانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نظارت بیت المال کے اعلےٰ عملہ میں اضافہ فرما دیا ہے۔ تاکہ وُہ وصولی چندہ کی پورے طور پر نگرانی کرے۔ اور آمد کے ذرائع سوچے۔ پس اس انتظام کے ماتحت خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ آمدنی میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔ اور قرض کی رقم کا ادا ہونا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔

روپیہ جلد سے جلد بھیجا جائے

غرض اس تھوڑے سے عرصہ کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی جو رقم رکھی گئی ہے۔ احبابِ جماعت کو چاہیئے۔ کہ فوراً اسے پورا کر دیں۔ اور کم از کم سو روپیہ اور زیادہ جتنا کوئی دینا چاہیں۔ جلد سے جلد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کے نام ارسال فرما دیں۔ اس کی باقاعدہ رسید صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ان کی خدمت میں ارسال کر دی جائے گی۔ اس مالی تنگی کے زمانہ میں حکومتیں جب کئی کئی کروڑ روپیہ قرض کا اعلان کرتی ہیں۔ تو وُہ آناً فاناً جمع ہو جاتا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ حکومت برطانیہ نے جب بہت بڑے قرضہ کا اعلان کیا۔ تو وُہ نہایت ہی قلیل عرصہ میں جمع ہو گیا۔ اور حکومت کو اعلان کرنا پڑا۔ کہ اب اس قرضہ میں کوئی رقم وصول نہ کی جائے گی۔

خُدا کے لئے مال دینے والوں کا اجر

حکومتوں سے کافی سُود حاصل ہونے کی وجہ سے فوراً قرض دے دیا جاتا ہے۔ لیکن سُود وُہ چیز ہے جس کے متعلق یمحق اللہ الربٰو کا ارشاد الٰہی موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ سُود کو مٹاتا ہے اور سودی لین دین کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے محروم کرکے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں دین کی خاطر دینے والوں کے متعلق فرماتا ہے۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضٰعفہ لہ ولہ اجر کریم۔ یعنی جو کوئی اللہ کو قرض دے اچھا قرض۔ اللہ اس کے مال کو بڑھائے گا۔ اور اس کے لئے باعزت اجر ہے۔ اس سے ہر ایک مومن سمجھ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر اس کے قرض دینے میں اور سود کی خاطر کسی حکومت کو قرض دینے میں کتنا بڑا فرق ہے۔ سُود سود خواروں کے لئے اس دُنیا میں بھی تباہی و بربادی کا موجب بنتا ہے۔ اور آخرت میں بھی خدا تعالےٰ کی ناراضی اور اس کے عذاب کا باعث ٹھیرتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے دین کی حفاظت و اشاعت کے رستہ میں جو مشکلات ہوں۔ ان کے دُور کرنے کے لئے جو مال دیا جاتا ہے خدا تعالےٰ اس میں خاص طور پر برکت ڈالتا ہے۔ اسے بڑھاتا ہے۔ اور پھر اس کی وجہ سے اجر کریم عطا کرتا ہے۔

یہ اتنا بڑا انعام ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں سُود تو الگ رہا۔ ساری دُنیا کے اموال بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ پس جماعت احمدیہ کے جن احباب کو خدا تعالےٰ نے مالی وسعت عطا کی ہے۔ اور جو کم از کم ایک سو روپیہ اور زیادہ جتنا دے سکیں۔ وُہ فوراً تحریک قرضہ میں بھیج دیں۔ اس کارِ خیر کے بدلے خدا تعالےٰ جہاں ان کے اموال میں برکت عطا کرے گا۔ وہاں انہیں اجر کریم بھی بخشے گا۔ نیز ان کی اصل رقم بھی مقررہ میعاد کے اندر اندر انہیں وصول ہو جائے گی۔

یہ تحریک اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلی تحریک ہے۔ اور جماعت کے مخلصین کو اسے فوری طور پر کامیاب بنانے میں پوری سرگرمی اور اخلاص سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ جن مشکلات کی وجہ سے یہ تحریک کی گئی ہے۔ وُہ دُور ہو سکیں۔ اور سلسلہ کا کاروبار عمدگی سے چلتا رہے۔

حضرت مسیح موعُودؑ کا مُؤثر کلام

خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں ایسا اثر و جذب رکھا ہے۔ کہ لوگوں کے قلوب میں گھر کرتا چلا جا رہا ہے حتےٰ کہ سخت مخالف اور معاند بھی اس میں ایسی خوبی دیکھتے۔ اور اسے ایسا مؤثر پاتے ہیں۔ کہ اپنی کسی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "تنظیم اہلحدیث" (یکم فروری) نے "اتحاد باہمی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو "امم ماضیہ سے بہترین امت" بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب ذیل شعر پیش کیا ہے

ہم ہُوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے فخرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پھر اسلام کو تمام ادیان سے برتر و اعلےٰ ظاہر کرنے کے لئے ذیل کا شعر درج کیا ہے:-

ہر طرف فکر کو دَوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اسی طرح قرآن کریم کے کامل اور بے نظیر ہونے کے متعلق یہ شعر لکھا ہے:-

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں غور کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

غور کے قابل بات یہ ہے۔ کہ جس انسان کے کلام کو دُنیا کے سامنے پیش کر کے یہ ثابت کیا جاتا ہو۔ کہ دیکھو مسلمان "امم ماضیہ سے بہترین امت" ہیں۔ اسلام تمام مذاہب سے کامل۔ اور اعلےٰ مذہب ہے۔ اور قرآن کریم تمام الہامی کتب کے مقابلہ میں یکتا کتاب ہے۔ اس کے فدائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور شیدائے اسلام اور عاشق کلام الٰہی ماننے میں کیا عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔

27

احمدیت کے اصول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تقریر بمقام قصور

۲۵ر جنوری ۳۴ء ۷ بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر بمقام قصور فرمائی

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یسبح للہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

آج کا مضمون احمدیت کے اصول کے متعلق ہے۔ سلسلہ احمدیہ کوئی نیا مذہب یا کوئی نیا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ اس سلسلہ کے بانی نے لکھا ہے

اس سلسلہ کی غرض

احیاء اسلام۔ اشاعتِ اسلام۔ قیام اسلام اور تائید اسلام ہے۔ اور اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی کا یہ امید رکھنا کہ سلسلہ احمدیہ کوئی ایسی بات پیش کرے۔ جو اس زمانہ سے پہلے دنیا میں موجود نہ تھی

ایک غلط امید اور آرزو

ہوگی۔ جس سلسلہ کی بنیاد ہی اس عقیدہ پر ہے۔ کہ اسلام کو اس کی صحیح صورت میں۔ اور اسی صورت میں کہ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے پیش کیا تھا۔ جس صورت میں کہ قرآن کریم نے اسے بتایا ہے۔ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اس کے

دعوےٰ کی صداقت

اس امر پر مبنی نہیں ہوسکتی۔ کہ وہ کون سی نئی سچائیاں پیش کرتا ہے بلکہ اس امر میں ہے۔ کہ وہ ایک شوشہ میں بھی حقیقی اسلام سے انحراف نہیں کرتا۔ جب ایک مصور زید یا بکر کی تصویر کھینچتا ہے۔ تو اس کا کمال اس میں نہیں۔ کہ زید کے ناک کی بجائے اور لنگ کا ناک بنا دے۔ خواہ وہ اصل سے خوبصورت ہی کیوں نہ ہو۔ یا اصل سے مختلف ماتھا بنا دے۔ فرض کرو زید کا ماتھا اچھا نہیں۔ لیکن اگر مصور تصویر میں زیادہ خوبصورت ماتھا بنا دیتا ہے۔ تو ہر عقلمند کہے گا۔ کہ یہ مصور اچھا نہیں۔

مصور کا کمال

اسی میں ہے۔ کہ اگر اصل کا ماتھا خوبصورت ہے۔ تو اسی قسم کا تصویر میں ظاہر کرے۔ اور اگر بدصورت ہے۔ تو ویسی ہی بدصورتی تصویر میں دکھائے ۔

پس سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ کے مطابق اس کی صداقت اس امر پر ہے۔ کہ وہ

ہو بہو اسلام کا نقشہ

پیش کرے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ دنیا اسے اچھا سمجھتی ہے یا برا۔ فیصلہ بعد میں ہوگا

اصل چیز

یہی ہے۔ اور اس کا دعوےٰ تبھی درست ثابت ہوگا۔ جب وہی چیز پیش کرے۔ جو قرآن کریم اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیش کی ہے۔ پس سب سے پہلے میرے مضمون کو سمجھنے کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے۔ کہ یہ سلسلہ کسی نئی بات کے پیش کرنے کا مدعی نہیں۔ بلکہ

صحیح اسلام پیش کرنے کا مدعی

ہے۔ اور یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے ایسا کر دیا ہے یا نہیں ۔

میں نے قرآن کریم کی تین آیات پڑھی ہیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم اور آپ کی

بعثت کا مقصد

بیان کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح کرنے کے بعد میں بتاؤں گا۔ کہ سلسلہ احمدیہ نے اسے پورا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے بندے تو اس کلام کے پڑھنے سے پہلے کہو۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس کے بعد فرمایا یسبح للہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض۔ دنیا میں جدھر نگاہ ڈالو۔ آسمانی طاقتیں بھی اور زمینی بھی یہ امر ثابت کر رہی ہیں۔ کہ ان کا پیدا کرنے والا

ہر عیب سے پاک

اور مبرا ہے۔ الملک القدوس العزیز الحکیم۔ وہ ملک یعنی بادشاہ ہے۔ القدوس

تمام پاکیزیوں کا جامع

ہے۔ یعنے صرف عیوب سے ہی مبرا نہیں۔ بلکہ ہر قسم کی خوبیاں بھی اپنے اندر رکھتا ہے العزیز غالب ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ الحکیم۔ اس کی

تمام باتیں حکمت پر مبنی

ہیں۔ تو انہی چار صفات کو تم دنیا میں جلوہ گر دیکھو گے۔ ایک خدا کی ملکیت۔ ایک قدوسیت یعنے پاکیزگی۔ ایک غلبہ یعنے ہر چیز اس کے حکم کے نیچے چل رہی ہے۔ اور ایک حکمت یہ

چار باتیں

ہیں۔ جو ہر جگہ نظر آئیں گی لیکن ہر آنکھ بینا نہیں ہوتی۔ اور ہر عقل رسا نہیں ہوتی۔ ہر ذہن حقیقت کو سمجھنے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ

سمجھانے کے لئے کوئی استاد

بھی ہو۔ اس لئے فرمایا۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم وہی خدا ہے الملک القدوس العزیز الحکیم جس نے امی لوگوں میں یعنے ان لوگوں میں جو صداقتوں سے بالکل بے بہرہ تھے۔ اپنا ایک رسول بھیجا۔ وہ باہر سے نہیں آیا۔ کہ تم کہہ سکو کہیں سے سیکھ کر آیا ہے۔ بلکہ وہ انہی میں سے تھا۔ جیسے یہ امی تھے۔ ویسا ہی وہ تھا۔ اس نے کسی اور جگہ زندگی بسر نہیں کی۔ کہ کہا جا سکے۔ وہ کہیں سے علوم و فنون سیکھ کر آیا ہے۔ یہ لوگ اس کی

زندگی کے ہر لمحہ سے واقف

ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ اس نے کسی سے سبق نہیں پڑھا۔ باہر سے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی۔ بلکہ وہ انہی میں سے ایک ہے۔ وہ کیا کرتا ہے فرمایا۔ یتلوا علیھم اٰیاتہ وہاں پہلے ملک فرمایا تھا۔ اور یہاں اس کے مقابل میں یتلوا علیھم اٰیاتہ فرمایا یعنے وہ

اللہ تعالےٰ کی بادشاہت

ثابت کرتا ہے۔ بادشاہ اسے کہتے ہیں۔ جس کی باقاعدہ حکومت ہو۔ فوج انتظام کرنے کے لئے اور پولیس مجرموں کو پکڑنے کیلئے موجود ہو۔ بدمعاشوں کی سزایابی اور مقدمات کے تصفیہ کے لئے عدالتیں ہوں جس کا سکہ رواں ہو۔ یا پرانے زمانہ میں بادشاہ کی یہ نشانی سمجھی جاتی تھی۔ کہ جس کی مہر دنیا میں رائج ہو۔ جس کا تاج و تخت ہو۔ غرضیکہ بادشاہت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اپنی چار صفات بیان کی ہیں۔ اور ان کے ثبوت کے لئے ہم نے یہ ذریعہ مہیا کیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا ہے۔ جو ان چاروں صفات کو دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔

پہلی صفت

الملک بیان کی تھی۔ اس کے متعلق فرمایا رسول کا کام یہ ہے۔ کہ یتلوا علیھم اٰیاتہ یہ وہ دلائل سناتا ہے۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ دنیا کا کوئی بادشاہ ہے

دوسری صفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القدوس پیش کی تھی۔ اس کے مقابل رسول کا کام یہ بتایا ویزکیہم کہ دنیا کو پاک کرتا ہے۔ عالم کی علامت کیا ہوتی ہے۔ یہی کہ وہ دوسروں کو پڑھاتا ہے۔ اور دوسرے لوگ اس کے ذریعہ عالم ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی

قدوسیت کا ثبوت

یہ ہے۔ کہ اس کی طرف سے آنے والے دنیا کو پاک کرتے ہیں محمد رسول اللہ گندے لوگوں کو لیتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں آکر وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ تیسری صفت عزیز یعنے غالب ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ میں ہے۔ وہ صرف نام کا مالک نہیں۔ بلکہ اس کی ملوکیت ہمیشہ جاری ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا۔ کہ ویعلمھم الکتاب وہ دنیا میں

خدا کے قانون

اور اس کی شریعت کو رائج کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے قانون کو دنیا میں نافذ کر کے اس کی عزیزیت ثابت کرتا ہے۔ محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر دنیا میں الہٰی قانون کو رائج کیا۔ اور اس طرح بتا دیا۔ کہ خدا عزیز ہے۔ چوتھی چیز الحکیم ہے۔ اس کی کوئی بات

حکمت سے خالی نہیں

اس کے مقابل رسول کا کام یہ بتایا۔ کہ یعلمہم الکتاب والحکمۃ یہ ہر بات جو وہ کہتا ہے۔ اس کی حکمت بھی ساتھ ہی بیان کر دیتا ہے۔ دنیوی بادشاہ ایسا نہیں کرتے۔ وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ بس ہمارا حکم ہے ایسا ہو۔ وجہ کوئی نہیں بیان کرتے۔ لیکن اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کرتا حالانکہ دنیا کے بادشاہوں کی اس کے مقابل میں کوئی ہستی ہی نہیں لیکن وہ کہتے ہیں۔ ہمارے سامنے کون بول سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ وہ

انسان کی عقل پر حکومت

کرتا ہے۔ زبردستی نہیں کرتا۔ اور خدا کے حکیم ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ محمد ہر شعبۂ زندگی کے متعلق تعلیم دیتا ہے۔ مگر اس کا مقصد اس کی غرض خوبیاں اور فوائد ساتھ بیان کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنی چار صفات کے مقابل چار کام بیان فرمائے۔ مگر یہ کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی آکر بیان نہیں فرمائے بلکہ قرآن مجید اور دیگر کتب سابقہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کام پہلے سے چلے آتے ہیں۔

مکہ کی تجدید

کے موقعہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا کی تھی۔ کہ ربنا وابعث فیہم رسولاً منہم یتلوا علیہم اٰیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ یعنے اے میرے رب میں نے اپنی اولاد یہاں لاکر بسائی ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ جس وقت اس قوم میں جہالت پیدا ہو جائے۔ اور یہ نور کے محتاج ہوں۔ تو ان میں سے ہی ان کے لئے رسول بھیجو۔ جو ان کو تیری آیات اور نشانات سنائے۔ تیری شریعت سکھائے۔ احکام شریعت کی حکمت بتائے۔ اور انہیں پاک کرے۔

گویا یہی چار باتیں ہیں۔ جو مانگی گئی تھیں۔ جو ان چار صفات یعنے ملکیت۔ قدوسیت۔ عزیزیت اور حکیمیت کا اظہار ہے۔ اور یہ چار کام تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر کئے۔ پہلا کام یتلوا علیہم اٰیاتہ ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ

صفت ملکیت کے اظہار کے لئے

ہے۔ کوئی بادشاہ ہونا چاہیئے۔ اور اس میں کہ بادشاہ ہے بہت بڑا فرق ہے۔ اگر کسی ملک کا کوئی باقاعدہ نظام نہ ہو۔ آئین نہ ہو۔ تنازعات کے فیصلہ کے لئے عدالتیں نہ ہوں۔ فوج نہ ہو۔ پولیس نہ ہو۔ اور ایک شخص دلائل دیتا جائے۔ کہ بادشاہ ضرور ہونا چاہیئے۔ تو سننے والا یہی کہے گا۔ کہ جب کوئی نظر تو آتا نہیں۔ نہ ملک کی بہبودی اور بہتری کے لئے کوئی کوشش ہو رہی ہے۔ نہ بدمعاشوں کے لئے پولیس یا فوج ہے۔ تو صرف چاہیئے سے اس کے وجود کو کس طرح تسلیم کر لیا جائے۔ عقلی دلائل سکھانے کے لئے کسی

نبی کے آنے کی ضرورت

نہیں ہوا کرتی۔ کیونکہ یہ تو ہر شخص جان سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق بھی عقلی دلائل ہر انسان کی فطرت میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے بھی کسی نبی کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک فلاسفر کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس نے کسی جاہل سے پوچھا

خدا کی ہستی کا ثبوت

کیا ہے۔ اس نے کہا ہم جنگل میں مینگنیاں پڑی دیکھتے ہیں۔ تو سمجھ لیتے ہیں۔ کہ کوئی بکری ادھر سے گذری ہے۔ پھر

اتنی بڑی کائنات

کو دیکھنے سے یہ کیوں نہیں سمجھ سکتے۔ کہ کوئی خدا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے متعلق ہر انسان کی فطرت بول پڑتی ہے۔ اور اس قسم کے دلائل کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ یہاں اللہ تعالےٰ بتاتا ہے۔ کہ ایسے دلائل تو مکہ والوں کو بھی معلوم تھے۔ ان میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایسے لوگ تھے۔ جو شرک کے خلاف تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک چچا ہمیشہ شرک کے خلاف تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان سے سوال کیا گیا۔ کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تو جواب دیا۔ کہ میں نے شرک کے خلاف اتنی کوشش کی ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ میں ہوتا۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی ایسے لوگ تھے۔ جو شرک کے خلاف تھے۔ اور وہ

بغیر کسی دلیل کے

اس بات کے مدعی تھے۔ کہ خدا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں مبعوث کیا۔ یہ صاف بات ہے۔ کہ انسان کی عقلی ایمان پر تسلی نہیں ہو سکتی۔ دلائل صرف چاہیئے تک پہنچاتے ہیں ہے تک نہیں۔ مگر نبی خدا کی صفات کو ظاہر کر کے بتا دیتے ہیں۔ کہ

خدا ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر دنیا کو یہ نہیں بتایا۔ کہ خدا چاہیئے۔ بلکہ یہ دکھایا۔ کہ خدا ہے۔ اور آپ نے اپنی زندگی کے ہر عمل سے دکھا دیا۔ کہ

ایک زندہ خدا موجود ہے

تاریخ اسلام میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ میں ان سب کو بیان نہیں کر سکتا۔ اس وقت صرف ایک بیان کرتا ہوں۔ جسے بچے بھی جانتے ہیں۔ یہ ایک

تاریخی واقعہ

ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے گئے۔ تو غار حرا میں جا کر ٹھہرے۔ قریش نے تلاش شروع کی۔ اور کھوجی کی مدد سے عین غار کے مونہہ تک پہنچ گئے۔ کھوجی نے وہاں پہنچ کر پورے وثوق سے کہا۔ کہ یہاں تک آئے ہیں۔ اب یہ تو ہو سکتا ہے کہ یہاں سے آسمان پر چڑھ گئے ہوں۔ مگر اس سے آگے ہرگز نہیں گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ اور مکڑی نے غار کے مونہہ پر جالا تن دیا۔ اسے دیکھ کر ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو ہمیشہ یہاں آتا ہوں۔ یہ غار تو ویسی کی ویسی ہی ہے۔ اور ہمیشہ ایسی ہی حالت میں ہوتی ہے۔ کھوجیوں پر اہل عرب بہت اعتماد رکھتے تھے۔ کھوجی پورے یقین سے کہتا ہے۔ کہ اس جگہ سے آگے نہیں گئے۔ وہ لوگ

غار کے مونہہ پر

کھڑے ہیں۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ کے دل میں خیال اور خوف پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد کے واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ان کا یہ خوف اپنی جان کے لئے نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ آپ کچھ گھبراہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ڈرتے کیوں ہو۔

اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے

اور یہ ایک ایسا جملہ ہے۔ جو خدا ہونا چاہیئے کہنے والے کے مونہہ سے نہیں نکل سکتا۔ جنہوں نے خدا کو دیکھا نہیں ہوتا۔ وہ ایسی حالت میں نہیں کہتے۔ کہ خدا ہے۔ وہ ہمیں بچائے گا۔ بلکہ وہ ایسے موقعہ پر جان بچانے کے لئے کئی حیلے اختیار کرتے ہیں۔ کبھی جھوٹ کبھی فریب اور کبھی خوشامد سے جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ احساس نہیں ہو سکتا۔ کہ نڈر ہو کر کہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ چنانچہ کھوجی نے ان لوگوں سے کہا بھی۔ کہ غار کے اندر دیکھو۔ مگر کسی نے نہ دیکھا۔ اور اوپر ہی کھڑے ہو کر واپس چلے گئے۔ یہ ایک ایسی مثال ہے۔ جسے مسلمان بچے بھی جانتے ہیں۔ ورنہ آپ کی زندگی کی ہر ساعت میں آپ نے اپنے عمل سے بتایا ہے۔ کہ ایک

زندہ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجود ہے۔ اور آپ اسے پیش کرتے تھے۔ اور ایسی طرح کہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہتی تھی۔ مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی یہی حالت تھی۔ اور ہر جگہ آپ نے

خدا کا جلال

اور ارفع و اعلیٰ شان پیش کی۔ بلکہ قبل از وقت واقعات بتا دیئے حتیٰ کہ بدر کی جنگ کے متعلق صحابہ کا بیان ہے کہ آپ نے ہمیں یہاں تک بتا دیا تھا۔ کہ فلاں فلاں کافر فلاں فلاں جگہ مارا جائیگا۔ اور اس سے خدا کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہی چیز ہے جس کے لئے نبی مبعوث ہوتے ہیں۔

عقلی دلائل

کے لئے کسی نبی کی حاجت نہیں ہوا کرتی۔ بو علی سینا کے متعلق لکھا ہے کہ ان کا ایک شاگرد ایک دفعہ ان کی قابلیت سے اس قدر متاثر ہوا کہ کہنے لگا آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ بو علی سینا یہ بات سن کر خاموش رہے۔ سردی کا موسم آیا۔ تو ایک تالاب کا پانی منجمد ہو رہا تھا۔ اور اس پر برف کی پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ آپ نے اس سے کہا اس میں چھلانگ لگاؤ۔ اس نے جواب دیا آپ پاگل تو نہیں ہو گئے۔ کہ طبیب ہو کر مجھے ایسا حکم دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ بو علی سینا نے کہا تمہیں یاد ہے تم نے مجھے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل بتایا تھا۔ مگر نادان تو اتنا نہیں جانتا کہ آپ کے تو

ایک ادنیٰ اشارہ پر

ہزاروں لوگ جانیں فدا کر دیتے تھے۔ مگر تو مجھے آپ سے برتر کہنے کے باوجود میرے کہنے پر میری بات نہیں مانتا۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو مشاہدات کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس امر کے

ایسے بین ثبوت

دیئے۔ کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ایک ادنیٰ اشارے پر ہزاروں لوگ جانیں فدا کر دیتے تھے۔ اور عزیز سے عزیز چیز مسرت کے ساتھ قربان کر دیتے تھے۔ اگر انہوں نے خدا کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا۔ تو کبھی ان میں یہ بات نہ پیدا ہو سکتی تاریخ سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جنگ کے لئے جب تشریف لے گئے۔ اس وقت انصار کے ساتھ آپ کا معاہدہ یہ تھا۔ کہ وہ مدینہ کے اندر آپ کی حفاظت کریں گے۔ یعنی اگر کوئی دشمن مدینہ میں داخل ہو کر آپ پر حملہ کرے گا۔ تو اس کا مقابلہ کرینگے۔ باہر جا کر نہیں لڑیں گے۔ بدر کی طرف جاتے ہوئے

اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت

آپ نے یہ نہیں بتایا تھا۔ کہ لڑائی ہوگی موقع کے قریب آ کر اس کی اطلاع دی اور مشورہ کیا کہ ہمیں لڑنا چاہیئے یا نہیں۔ مہاجرین نے کہا ضرور لڑنا چاہیئے۔ مگر اس جواب کے بعد آپ نے پھر فرمایا۔ کہ لوگو بولو کیا کرنا چاہیئے۔ مہاجرین پھر جواب دیتے۔ مگر اس جواب کے بعد آپ نے پھر یہی فرمایا۔ اس پر ایک انصاری بولے۔ اور کہا یا رسول اللہ آپ کا منشا شاید ہم سے ہے۔ آپ سے بے شک ہمارا معاہدہ تھا۔ مگر وہ اسی وقت تک کے لئے تھا۔ جب تک آپ کے ذریعہ ہم نے خدا کو نہ دیکھا تھا۔ اور صرف سنی سنائی باتیں تھیں۔ اس کے بعد آپ کے ظہور سے ہم نے

زندہ خدا کے زندہ نشانات

دیکھے۔ اب وہ حالت نہیں۔ اب تو اگر آپ سمندر میں کود پڑنے کا حکم دیں گے تو ہمیں اس میں ذرا تامل نہ ہوگا۔ خدا کی قسم دشمن آپ تک نہ پہنچ سکیگا جب تک وہ ہماری

لاشوں پر سے گذر کر

نہ آئے۔ ہم آپ کے آگے بھی لڑینگے اور پیچھے بھی۔ دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ ہم موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہینگے۔ کہ جا تو اور تیرا رب جا کر لڑتے پھرو۔ بلکہ دشمن آپ تک ہماری لاشوں پر سے گذر کر ہی پہنچ سکیگا۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی جنگوں میں شریک ہوا مگر مجھے ہمیشہ حسرت رہی کہ کاش یہ سعادت مجھے نصیب ہوتی۔ یعنی یہ فقرہ میرے منہ سے نکلتا۔ یہ بات بغیر اس کے ممکن نہ تھی۔ کہ ان لوگوں نے زندہ خدا کو دیکھ لیا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ید اللہ فوق ایدیھم اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے بیعت کرتے وقت اپنے ہاتھوں پر تیرا ہاتھ نہیں دیکھا۔ بلکہ

خدا کا ہاتھ

دیکھا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے۔ جو نبی کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔

دوسری چیز پاکیزگی

ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کی حالت سب پر واضح ہے۔ اس لئے مجھے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے بعد ان لوگوں کے اندر جو پاکیزگی آئی۔ اس کی ایک مثال بیان کر دیتا ہوں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ

حبشہ میں ہجرت

کر گئے۔ تو مکہ والوں نے انہیں پکڑنے کے لئے ایک وفد بھیجا۔ جس نے امرا کو تحائف وغیرہ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ لیکن جب وہ نجاشی بادشاہ کے دربار میں پیش ہوئے اور کہا۔ کہ ہمارے کچھ لوگ بھاگ کر یہاں آئے ہیں۔ انہیں لے جانے کی اجازت دی جائے۔ تو اس نے کہا میں ان لوگوں سے باتیں کرنے کے بعد جواب دونگا۔ جب مسلمانوں کو طلب کیا گیا۔ تو ان کے امیر نے کہا۔ اے بادشاہ ہم دنیا میں بدترین مخلوق تھے۔ شرابی۔ زانی۔ چور۔ ڈاکو۔ فریبی۔ اور عورتوں کی بے عزتی کرنے والے تھے۔ مگر خدا نے ہم میں ایک نبی مبعوث کیا۔ جس کے ذریعہ ہماری سب بدعادات چھوٹ گئیں۔ اور ہماری حالتیں بالکل بدل گئیں۔ نہ ماننے والوں کی دنیا علیحدہ ہو گئی۔ اور ہماری علیحدہ۔ یہ وہ دعوےٰ تھا۔ جو انہوں نے مخالفوں اور جانی دشمنوں کے سامنے کیا۔ مگر قریش کے وفد کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ کہہ سکے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ تو اب بھی ویسے ہی ہیں۔ اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اگر فی الواقع ان کے اندر

پاکیزہ تغیر

نہیں ہو چکا تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ صحابہ وہاں دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم پاکباز ہو گئے ہیں۔ مگر مخالف یہ نہیں کہہ سکتے کہ غلط کہتے ہیں۔ یہ اب بھی ویسے ہی گندے ہیں۔ یہ تزکیہ تھا۔ جو بغیر

رویئت الٰہی

کے نہیں ہو سکتا۔ تیسری اور چوتھی چیز

یعلمہم الکتاب والحکمۃ

ہے۔ قرآن کریم کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے یہ لیکچر تو کیا۔ اس جیسے دس ہزار لیکچر بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ یہ وہ تعلیم ہے۔ جس نے دنیا سے منوا لیا ہے کہ اس کا دنیا کی سب ضرورتوں پر حاوی ہونا ایسی بات ہے جس کا مقابلہ اور کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔ حکمت سکھانا بھی

اسلام کی خصوصیت

ہے۔ نماز کیوں پڑھیں۔ روزہ کیوں رکھیں۔ حج کیوں کریں۔ زکوٰۃ کیوں دیں۔ غرضیکہ کوئی حکم ایسا نہیں۔ جس کی حکمت نہ بیان کی گئی ہو۔ ہر بات کے متعلق بتا دیا گیا ہے۔ کہ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ اور تمہاری ہی ترقی کیلئے ہے۔ یہ چار کام ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر دنیا میں کئے۔ اور گویا یہ

اسلام کا خلاصہ

ہے۔ یعنی اول خدا کی ذات مشاہدہ سے منوانا۔ دوسرے بنی نوع انسان کو پاک کرنا۔ تیسرے ایسی تعلیم دینا جو سب ضرورتوں پر حاوی ہو۔ اور چوتھے انسان میں

ایمانی بشاشت

پیدا کرنا اور اسے بتانا کہ اس پر عمل کرنا تمہارے ہی فائدہ کا موجب ہے اور ایسی حکمتیں بیان کرنا کہ اس مذہب کو ماننے والا دوسروں کے سامنے اپنا سر اونچا کر سکے۔

سلسلہ احمدیہ کا دعوےٰ

یہ ہے کہ وہ اسلام کی صحیح صورت دنیا میں پیش کرنے کیلئے قائم کیا گیا ہے اب اگر یہ چاروں باتیں وہ اپنے اندر ثابت کر دے تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے جو کچھ کہا اور جو دعوےٰ کیا۔ اس میں سچا ہے۔ جیسے میں نے تصویر کی مثال دی تھی۔ کہ مصور کا کمال اسی میں ہے کہ اصل سے سر مو فرق نہ ہو۔ اگر ایک عیسائی یا ہندو اسلام کی خوبی کا قائل نہیں۔ تو وہ کہہ سکتا ہے کہ اسلام کی تصویر جو کھینچی گئی ہے وہ خوبصورت نہیں۔ مگر یہ تو اسے ماننا پڑیگا۔ کہ قرآن میں جو کچھ ہے اس کی یہ

صحیح تصویر

ہے پس اگر یہ چار کام سلسلہ احمدیہ نے شروع کر رکھے ہیں۔ تو اسلام کے ماننے والوں کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے

دعوےٰ میں سچا

ہے۔ اور ہر مسلمان کی توجہ کا مستحق ہے۔ اور غیر مسلموں کو بھی ماننا پڑیگا

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی بیماری - اپریشن اور بعد کے حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے کی علالت اور بحالت مجبوری اپریشن کرانے اور صحت کے متعلق ۲۶ جنوری کو جو تفصیلی حالات لکھ کر بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کئے ہیں۔ وہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

بیماری کے متعلق اطلاع

۱۹ جنوری ۱۹۳۴ء بروز جمعہ رات کے دس بجے عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنی لینڈ لیڈی کے مکان سے ٹیلیفون پر مجھے کہا۔ کہ ان کے پیٹ میں شدید درد ہو رہا ہے۔ سارا دن کچھ کھایا بھی نہیں۔ اور بڑی مشکل سے وہ اپنے کمرہ سے جو تیسری منزل پر تھا۔ نیچے آکر فون کر رہے ہیں۔ آواز میں بھی کرب محسوس ہوتا تھا۔ میں نے کہا۔ آپ جلد بستر پر جا کر لیٹ جائیں اور میں خود باقی انتظام کر دوں گا۔

پہلی امداد

میں نے لینڈ لیڈی کو ٹیلیفون پر بلایا۔ اور پوچھا۔ کہ اس کے پاس کوئی پیٹ درد کی دوائی ہے۔ اس نے کہا۔ کوئی خاص دوا تو ہے نہیں۔ لیکن منگائی جا سکتی ہے۔ میں نے پوچھا سوڈا بائی کارب ہے۔ اس نے کہا ہاں یہ تو ہو گا۔ مجھے صرف اتنا معلوم تھا۔ کہ سوڈا بائی کارب بے ضرر چیز ہے۔ اور معدہ کی خرابی میں مفید ہوتا ہے کیونکہ مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اس کا استعمال اکثر کرایا کرتے ہیں۔ میں نے کہا فوراً دس گرین گرم پانی کے ساتھ پلا دیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ میں ٹیلیفون پر بیٹھا ہوں۔ سوڈا پلا کر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ لینڈ لیڈی نے فوراً پلا کر مجھے بتایا۔ کہ پلا دیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے فون پر پوچھا۔ کہ کیا حال ہے۔ اس نے بتایا۔ کہ وہ غسلخانہ میں ہیں۔ جس وقت نکلیں گے۔ پوچھ کر بتاؤں گی۔ چنانچہ اس نے بتایا کہ انہیں ایک قے آئی ہے۔ اور اس سے کچھ سکون ہوا ہے۔ مگر درد کی شدت میں کوئی کمی نہیں ہوئی (ڈاکٹر شیٹک نے بعد میں بتایا۔ کہ سوڈا بہت مفید ثابت ہوا۔ اندر صاف ہو گیا۔)

ڈاکٹر بلایا گیا

میں نے کہا۔ کہ فوراً قریب کے ڈاکٹر کو فون کر کے بلائے۔ یہ اس لئے کہا۔ کہ وہ مکان مجھ سے ½ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے۔ اگر میں خود جاتا۔ تو وقت ضائع ہوتا۔ بہرحال ڈاکٹر ½ ۱۱ اور ¾ ۱۱ کے درمیان وہاں پہنچا۔ اور اس نے معائنہ کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ڈاکٹر مجھے فون پر اپنی تشخیص سے اطلاع دے۔ چنانچہ اس نے بارہ بجے رات کے مجھے حال بتایا۔ کہ Slight Attack of Appendecitis معلوم ہوتا ہے۔ فکر کی کوئی بات نہیں۔ اور کسی دوا کے دینے کی ضرورت نہیں صرف پانی پیتے رہنا چاہیئے۔ اور کھانا کچھ نہیں چاہیئے صبح کو آکر پھر دیکھیگا۔ اس وقت درد بھی کم ہو گیا۔ اور عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب نے بھی فرمایا۔ کہ میرے آنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن مجھے اس سے تسلی نہ ہوئی۔ اسی مکان میں ایک ہندوستانی طالب علم راج نامی رہتا ہے۔ میں نے اسے فون پر کہا۔ کہ وہ خود جا کر انہیں دیکھے۔ اور مجھے بتائے۔ کہ کوئی گھبراہٹ تو نہیں۔ چنانچہ اس نے مجھے تسلی دی کہ گھبراہٹ بالکل نہیں۔ اور آنے کی ضرورت نہیں۔ صبح آجانا۔ چنانچہ میں رات کو دعا کر کے سو گیا۔

مرزا مظفر احمد صاحب کے پاس

صبح ۵ بجے اُٹھ کر نفل پڑھے۔ اور دُعا مانگی۔ اور عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب کو جگا کر تیار کیا۔ کہ ہم روانہ ہوں۔ چنانچہ سورج نکلنے سے آدھ گھنٹہ پہلے ہم دونوں وہاں جا پہنچے۔ عزیزم مظفر احمد صاحب نے بتایا۔ کہ درد میں تو بہت تخفیف ہے۔ مگر نیند نہیں آئی میں تھرمامیٹر ساتھ لے گیا تھا۔ لگا کر دیکھا۔ تو خفیف سی حرارت تھی۔ یعنی ۹۹.۴۔ اس سے طبیعت میں پریشانی پیدا ہوئی۔ چنانچہ ہوائی ڈاک کا وقت تنگ تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں ایک خط مفصل لکھ دوں۔ تا وہ جلد پہنچ جائے۔ چنانچہ خط لکھ کر میں نے مرزا ظفر احمد صاحب کو بھیجا۔ کہ Imperial airways کے دفتر میں جا کر دے آئیں۔ وہاں سے سوا گیارہ بجے ڈاک روانہ ہو جاتی ہے۔

اپریشن کے متعلق مشورہ

اس کے بعد ساڑھے دس بجے کے قریب رات والا انگریز ڈاکٹر آیا۔ اور اس نے حال دریافت کیا۔ اور حرارت وغیرہ دیکھی کہنے لگا۔ کہ ایسی حالت میں دوا کوئی نہیں دے سکتا۔ اپریشن فوراً ہونا چاہیئے۔ میں چونکہ ذاتی طور پر اپریشن کرانے کے خلاف ہوں۔ سوا اس کے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ میں نے کہا۔ میں تو اپریشن کے خلاف ہوں۔ کوئی اور دوا تجویز کرو۔ اس نے کہا۔ اس کی اور کوئی دوا نہیں اگر آپ نے ۱۲ گھنٹہ کے اندر اندر اپریشن نہ کرایا۔ تو آپ ذمہ وار ہوں گے۔ اگر حالت خطرناک ہو جائے۔ اس کے یہ الفاظ سن کر مجھے سخت تشویش اور فکر ہوئی۔ اور اس کے سامنے میں اس کے سوا کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ محض اس کی رائے پر میں اپریشن کرانے کے لئے تیار نہیں۔ ہندوستان سے اجازت منگانا بھی ضروری ہے۔ اس نے کہا اتنا وقت تو ہے نہیں۔ البتہ اگر آپ چاہیں۔ تو میں کسی Specialist کو بلوا کر دکھا سکتا ہوں۔ پھر جو اس کی رائے ہو۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ چونکہ اس کے نزدیک وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے تھا۔ اس نے فون پر ایک Specialist سے تین بجے کا وقت مقرر کرا لیا۔ اس Specialist کا نام Dr. Wick تھا۔ لیکن چونکہ اس ڈاکٹر کی رائے اپریشن کی تھی۔ میں نے خیال کیا۔ کسی اور ڈاکٹر کو دکھانا بھی ضروری ہے۔ تا دو رائیں ہو جائیں۔ اس پر میں نے ڈاکٹر شفیع صاحب کو فون کیا۔ یہ صاحب لاہور کے رہنے والے ہیں۔ اور عرصہ سے یہاں کام کرتے ہیں۔ I.M.S. چھوڑ کر یہاں آ گئے تھے اچھی سمجھ اور تجربہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ ابھی آتے ہیں۔ چنانچہ ایک گھنٹہ میں وہ آ گئے۔ اس عرصہ میں میں نے مکرمی میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے کو بھی فون پر اور ڈاکٹر سلیمان صاحب (جنوبی افریقہ والے) کو تار کے ذریعہ بلوا لیا۔ دونوں صاحب فوراً پہنچ گئے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مولوی محمد یار صاحب عارف اور مرزا ظفر احمد صاحب کو بھی وہاں بلا لیا۔ ڈاکٹر شفیع نے معائنہ کیا۔ تو رائے دی۔ کہ موجودہ صورت میں یعنی فی الفور اپریشن کی ضرورت تو نہیں معلوم ہوتی۔ مگر Specialist کو دکھانا ضروری ہے۔ ممکن ہے علامات خراب ہو جائیں۔ اور چند گھنٹہ میں اپریشن لابدی ہو جائے۔ اپریشن کے بغیر اس کا کوئی علاج نہیں۔ ڈاکٹر سلیمان کی رائے بھی یہی تھی۔ جس Specialist کا نام ڈاکٹر شفیع نے پیش کیا۔ اسے ڈاکٹر سلیمان بھی جانتے تھے۔ اور وہ مشہور ہے۔ Dr. C. Shattock M.D. F.R.C.S. چنانچہ مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس کو بھی دکھا لیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ½ ۱ بجے کا وقت مقرر کیا گیا۔ اس اثنا میں اس خیال سے کہ اگر سب کی رائے اپریشن کی ہوئی۔ تو قادیان سے اجازت آنے میں دیر نہ ہو۔ یہ تار دے دیا جائے۔ کہ ڈاکٹروں کا مشورہ فوری اپریشن کا ہے۔ اجازت دی جائے۔ چنانچہ میں نے یہ تار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں دے دیا۔ اور ایک نقل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تار کی بھجوا دی۔ تا دعا کی بھی تحریک ہو۔ ۱۲ بجے سے پہلے یہ تار دیا گیا تھا۔ مگر اس کا جواب آخر تک نہ آیا جس کی وجہ سے پریشانی بہت رہی۔

½ ۱ بجے Dr. Shattock آیا۔ اور اس نے پوری طرح معائنہ کیا۔ اور پھر ڈاکٹر شفیع ڈاکٹر سلیمان اور مجھے اپنی مفصل رائے بتائی۔ کہ یقینی طور پر Appendecitis ہے۔ اور اس کا علاج سوا اپریشن کے اور کوئی نہیں۔ اور اگر یہ مرض پہلے حملہ میں دور بھی ہو گیا۔ تو دوسرا اور تیسرا حملہ یقینی ہے۔ اور وہ ہر دفعہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس وقت نہیں کہہ سکتے۔ کہ اپریشن کے لئے سہولت میسر ہو یا نہ ہو۔ اس وقت مریض کی حالت اور صحت ایسی ہے۔ کہ اپریشن کی کامیابی یقینی ہے۔ مگر جوں جوں دیر ہوتی جائے گی۔ یہ یقین کم ہوتا جائے گا۔ اگر میرا بیٹا ہوتا تو بغیر تامل اور دیر فوراً اپریشن کرا لوں۔ آگے آپ کا اختیار ہے۔ ڈاکٹر شفیع صاحب نے یقین دلایا۔ کہ یہ ڈاکٹر ایسا نہیں۔ کہ صرف سرجن ہی ہو۔ اور اپریشن کرنے کا ہی خواہشمند ہو چنانچہ یہ تینوں ڈاکٹر متفق ہو گئے۔ کہ اپریشن جس قدر جلد ہو سکے کرانا ضروری ہے۔ Col Shattock نے بتایا۔ کہ سب سے بہتر پہلے ۱۲ گھنٹہ میں۔ پھر ۲۴ گھنٹہ میں اور حد ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر اپریشن ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ مشکل ہوتا جائے گا۔ اور خطرہ بڑھتا جائے گا۔ میں نے دوستوں کے سامنے یہ حالات بتا کر رائے دریافت کی۔ عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب خود خاموش رہے۔ میر صاحب اور مولوی صاحب کی رائے تھی۔ کہ فوراً اپریشن کرا لیا جائے۔ میری اور مرزا ظفر احمد صاحب کی رائے تھی۔ کہ شام تک تار کا انتظار کیا جائے اور حالت کا بھی زیادہ پتہ لگ جائے گا۔ اور اس اثناء میں یہ فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ اپریشن ہسپتال میں ہو۔ یا کسی Nursing Home میں۔ اس کے متعلق سب کی متفقہ رائے یہ ہوئی کہ ہسپتال میں گو خرچ کچھ کم ہو۔ لیکن انفرادی توجہ کم ہوتی ہے اور اطمینان کی صورت یہی ہے۔ کہ کسی Nursing Home میں اپریشن ہو۔ اور ہو بھی مسجد کے قریب۔ دور نہ ہو۔ بہر حال تین بجے دوسرا Specialist یعنی انگریز ڈاکٹر کے ساتھ آیا۔ اور اس نے پھر معائنہ کیا۔ اس کی رائے پہلے سے زیادہ سخت تھی اور اس نے بتایا۔ کہ صبح سے لیکر اس وقت تک علامات سخت سے سخت ہوتی جاری ہیں۔ اگر اپریشن نہ کرایا گیا۔ تو میں ذمہ وار نہ ہوں گا

نہایت نازک ذمہ واری

یہاں کا قانون بھی عجیب ہے۔ ہر شخص کی موت پر ایک Inquest یعنے تحقیقات ہوتی ہے۔ اور اس میں ضرورت ہو۔ تو ڈاکٹروں اور رشتہ داروں وغیرہ سب کی شہادت ہوتی ہے اور جس کا قصور ثابت ہو۔ اسے سزا بھی دیدی جاتی ہے۔ اپریشن عام طور پر گارڈین کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ مریض کی عمر ۲۱ سال سے کم ہو جیسا کہ عزیزم مظفر احمد صاحب کی ہے ۲۱ سال کے بعد خود مریض کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے سخت فکر تھی۔ کہ تار کا جواب آ جائے۔ ان حالات میں میری ذمہ واری نہایت نازک تھی۔ اس لئے ڈاکٹروں کو روانہ کر کے میں نے کہا۔ کہ نماز پڑھیں۔ اور اس میں رب العالمین کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں۔ کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ اس دور دراز ملک میں اپنے عزیزوں سے دور اور پھر بیماری کا صدمہ۔ اور مریض بھی کون وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بھتیجا۔ خود جوان ہونہار لائق

اور صالح۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا صاحبزادہ۔ مجھے ذاتی طور پر نہایت ہی عزیز اور پیارا خدا کے حضور خوب دل کھول کر دعا کی۔ دعا کے بعد کار منگائی گئی اور اس میں عزیزم مظفر کو لٹا کر مسجد کے قریب ایک Nursing Home میں جس کا انتظام ڈاکٹر شفیع صاحب نے کیا تھا لے آئے۔ ہر لحظہ قادیان سے تار کا انتظار۔ دس دس منٹ کے بعد تار والی کمپنی سے میں دریافت کرتا کہ کوئی جواب آیا ہے یا نہیں۔ مگر کوئی جواب نہ پہنچا۔ ادھر عزیزم مظفر کی حالت رو با صلاح نہ ہوئی۔ بلکہ گھبراہٹ زیادہ ہو گئی۔ زبان بھی زیادہ خراب۔ اور حرارت بھی زیادہ۔ اس اثناء میں مسٹر کون اور مسٹر فیو لنگ بھی آ گئے۔ اور میں نے پھر سب کے ساتھ مشورہ کیا۔ اور رائے لی۔ ڈاکٹروں پر سوال کر کے جرح کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں مرزا ظفر احمد صاحب کی رائے بھی ہو گئی کہ اپریشن کرا لیا جائے۔ بشیر اسمٰعیل صاحب گو زکام کی وجہ سے نہ آ سکے۔ لیکن فون پر سختی سے رائے دی۔ کہ دیر نہ لگائی جائے۔ اس میں سخت خطرہ ہے۔ اپریشن فوری کرایا جائے۔ آخر رات کے ۹ بج گئے۔ میں نے کہا۔ ڈاکٹر Specialist کو بلوا کر پھر رائے لی جائے۔ اور اگر اس کی رائے میں مرض پہلے سے زیادہ خراب ہو رہا ہو۔ تو وہ مجھے ایک تحریر دے۔ جس میں لکھے۔ کہ اگر اب اپریشن نہ کرایا گیا۔ تو خطرہ ہے چنانچہ اسے بلوایا گیا۔ اور اس نے معائنہ کر کے مجھے تحریر دے دی۔ کہ "further delay would be dangerous" یعنے اپریشن میں تاخیر کرنا خطرناک ہے

اس کے بعد میں نے عزیزم مظفر احمد کے کمرہ سے سب کو چلے جانے کے لئے کہا۔ کیونکہ عزیز کے چہرہ پر مجھے رقت کے آثار معلوم ہوئے۔ میری طبیعت پہلے ہی بھری ہوئی تھی۔ ہم دونوں نے گلے ملکر اپنے دل کا بخار نکال لیا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا۔ مظفر اگر تمہیں اپریشن سے ڈر آتا ہے۔ اور تمہاری رائے نہیں۔ تو کچھ بھی ہو۔ اپریشن نہیں کراتے۔ مظفر نے کہا نہیں ڈر تو نہیں آتا۔ یونہی طبیعت میں گھبراہٹ سی ہے۔ آپ کی جو رائے ہو۔ میں اسی طرح کروں گا۔ میں نے کہا۔ اچھا جو خدا کو منظور۔

اضطراب کی وجہ

دنیا کے بہترین ڈاکٹروں اور دوستوں کا متفقہ اصرار ایک طرف اور ارض حرم سے منشائے الٰہی کے معلوم ہونے کا سخت انتظار دوسری طرف ناقابل برداشت قلق کی کیفیت پیدا کر رہے تھے۔ اس ملک میں ایسے اپریشن ایک معمولی بات سمجھے جاتے ہیں۔ مگر جس عزیز وجود کے اپریشن کا سوال تھا۔ اور جو باقی حالات تھے، وہ سخت گھبرا دینے والے تھے مغرب اور عشاء کی نماز ابھی تک نہیں پڑھی تھی۔ اس لئے میں نے سب دوستوں کو بلا کر اکٹھے نماز پڑھی۔ اور لمبی دعا کی۔ طبیعت میں سخت رقت تھی۔ اور قرأت بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ سب کا یہی حال تھا۔

اپریشن کرایا گیا

آخر دعا کے بعد میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں تار دیدیا۔ کہ زیادہ انتظار ماہر ڈاکٹروں کی رائے میں سخت خطرہ کا موجب ہے اس لئے اپریشن کرایا جا رہا ہے۔ خاص دعا فرمائیں۔ اور اس تار کی نقل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھی دعا کیلئے بھیج دی اور صدقہ بھی کیا گیا۔ اس کے بعد مظفر کو اپریشن روم میں اوپر لے گئے دس بج گئے تھے۔ مجھے بار بار مظفر نے تاکید کی۔ کہ تم میرے پاس کھڑے رہنا۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ جب میں اپریشن روم میں پہنچا۔ مظفر کو میز پر لٹا کر کلوروفارم سنگھایا گیا۔ مظفر سے کہا گیا۔ کہ ایک دو تین گننا شروع کرے۔ ۱۰ پر بے ہوش ہو گیا۔ مجھ سے وہ نظارہ نہ دیکھا گیا۔ اندیشہ تھا کہ خود بھی بے ہوش نہ ہو جاؤں۔ اس لئے میں دروازہ کے باہر آ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اور وہاں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کر دی۔ مرزا ظفر احمد صاحب اور مولوی صاحب اور مسٹر فیو لنگ نومسلم بھی دعا میں مشغول ہو گئے۔ جتنا عرصہ اپریشن ہوتا رہا۔ ہم سب دعا میں مصروف رہے ظاہری علاج میں کسی قسم کی کمی باقی نہ رہی تھی۔ اب معاملہ خالق الاسباب کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے اسی کی درگاہ میں عجز و بکا کی گئی۔

اپریشن کے بعد

ڈاکٹر سلیمان اپریشن روم میں رہے۔ اور مدد کرتے رہے۔ آخر انہوں نے آ کر ہمیں اطلاع دی۔ کہ اپریشن خیر و خوبی سے ختم ہو گیا ہے۔ اگر ایک گھنٹہ اور ہم انتظار کرتے۔ تو حالت نہایت خطرناک ہو جاتی۔ پھوڑا یعنے ابسس بن رہا تھا۔ سپشلسٹ نے اپریشن کے بعد Appendix لا کر دکھایا تو پھولا ہوا تھا۔ دس بجے سے گیارہ بجے تک اپریشن ہوا۔ سرجن کا کام قریباً آدھ گھنٹہ میں ختم ہوا۔ اس کے بعد مظفر کو اس کے کمرہ میں لا کر لٹا دیا گیا۔ اور مجھے اور ظفر کو اجازت دی گئی۔ کہ ہم دیکھ لیں۔ چنانچہ ہم نے دیکھا۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ سے پیار کیا۔ مگر چونکہ وہ بالکل بیہوش پڑا تھا۔ زیادہ عرصہ ہم ٹھہر نہ سکے۔ اور آ گئے۔ حضرت میاں صاحب کو تار دیا گیا۔ کہ اپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے (مصلحت الٰہی سے یہ اور اس سے قبل کے تار قادیان میں اکٹھے موصول ہوئے۔ ایڈیٹر) رات کو ایک بجے کے بعد مظفر کو ہوش آیا۔ چونکہ ہوش آنے پر تکلیف محسوس ہونا یقینی تھا۔ اس لئے ڈاکٹر کے مشورہ سے اسے مارفیا دیدیا گیا۔ جس سے وہ سو گیا ساری رات کے لئے ایک زائد نرس کا خاص انتظام کیا گیا۔ صبح مجھے اجازت ملی۔ تو میں نے جا کر دیکھا۔ ہوش تھی۔ طبیعت اچھی تھی۔ پیار کیا۔ حال دریافت کیا۔ درد کی شکایت تھی۔ مگر ویسے حال اچھا تھا۔ اس وقت مظفر نے کہا۔ کہ اپریشن کرانے کے متعلق میرا بالکل انشراح صدر تھا کہ ضرور کرا لینا چاہیئے۔ مگر میں نے اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا تھا۔

دریافت حال کے تار

اگلے دن حضرت صاحب کا فیروزپور سے۔ اور میاں صاحب کا قادیان سے تار آیا۔ کہ مظفر کی صحت سے اطلاع دو۔ اس کے بعد نواب صاحب کا مالیر کوٹلہ سے تار آیا۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ کہ حالت اچھی ہے اور کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ہے۔

نومسلمین کی ہمدردی

اتوار کے روز سب نومسلموں کو یہ حالات بتا کر دعا کی تحریک کی گئی۔ اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ کیلئے ۲ نہایت مفید ٹریکٹ

یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے اس دفعہ بھی بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے دو۲ نہایت مفید۔ ضروری اور دلآویز ٹریکٹ شائع کئے جا رہے ہیں پہلا ٹریکٹ "خصوصیت اسلام" کے نام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک نہایت لطیف اور حقائق افروز مضمون پر مشتمل ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام نے اسلام کی وہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں اور ثابت کیا ہے کہ اسلام کے سوا اس وقت اور کسی بھی مذہب کے ذریعہ خداشناسی۔ اس کا قرب اور نجات نہیں مل سکتی۔

کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ سائز چھوٹا۔ تعداد صفحات ۲۲ مگر قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سینکڑہ۔

دوسرا ٹریکٹ "فضیلت اسلام" ہے۔ اس دیدہ زیب اور خوبصورت ٹریکٹ میں اسلام کی صداقت ضرورت۔ اہمیت عظمت اور دیگر مذاہب پر فضیلت خود غیر مسلم علماء اور فضلاء کی تحریروں سے ثابت کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ اس وقت نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیائے جہان کی مشکلات اسلام قبول کرنے سے ہی دور ہو سکتی ہیں۔ اور اسی کے اصول اور عقائد دنیا کے آلام و مصائب کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ غیر مسلموں نے کہا ہے جو دیگر مذاہب کے لوگوں پر انشاء اللہ نہایت ہی خوشگوار اثر ڈالے گا۔ تقطیع خورد تعداد صفحات ۸ ۴ قیمت سوا دو روپیہ سینکڑہ۔

توقع ہے کہ احباب جماعت مذکورہ بالا ٹریکٹوں کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ اور اپنی فرمائشیں حتی الامکان جلدی بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھجوا دیں گے۔

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

کارکنان تبلیغ کیلئے اعلان

آنے والے یوم التبلیغ پر ہمارا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ غیر اقوام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس لٹریچر کی کثرت سے اشاعت کی جائے۔ جس میں اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اصلی اور خوبصورت چہرے میں پیش کیا گیا ہے اور اس اشاعت میں ہمیں وحدت اور یگانگت سے کام لینا چاہیئے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اگر احباب اسلامی اصول کی فلاسفی کو اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کریں۔ تو ہندو اور سکھ اور عیسائی احباب کو اس کے مطالعہ سے علم ہوگا۔ کہ اسلام کیا ہے اور نبی نوع انسان کو کہاں سے کہاں تک لے جانا چاہتا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی مولوی فخر الدین صاحب مالک کتاب گھر کے زیر اہتمام ہندی اور گورمکھی اور اردو میں ہو چکی ہیں۔ اور انہوں نے یوم التبلیغ کی خاطر میری سفارش پر ان کی قیمتیں بھی کم کر دی ہیں۔ اردو فی سینکڑہ بجائے ۱۰ کے ۸ روپے ہندی اور گورمکھی اور انگریزی بجائے پچیس کے ۲۰ روپے قیمت پر ان سے مل سکتی ہیں۔ اس وقت ہندی اور گورمکھی ایک ایک ہزار چھپوائی گئی ہے۔ اگر ہندی اور گورمکھی کے متعلق درخواستیں قبل از وقت آجائیں تو اندازہ کے مطابق مزید طبع کرائی جا سکتی ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

بیرونی مشنوں کی اطلاع کیلئے
نجم الہدیٰ کا انگریزی ترجمہ

خان بہادر چوہدری ابو الہاشم صاحب ایم۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مشہور کتاب نجم الہدیٰ کا ترجمہ بعنوان The Star of Guidance سلیس انگریزی زبان میں کیا ہے۔ بیرونی مشنز اور وہ احباب جنہیں انگریزی دان طبقہ میں تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے خصوصیت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام کتب کا کم از کم انگریزی زبان میں ترجمہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر انگریزی میں قابلیت رکھنے والے احباب نے اس طرف ابھی توجہ نہیں کی۔ چوہدری صاحب موصوف کا یہ نیک عمل دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی اشاعت سے ان کے کام کی قدر کریں چوہدری صاحب مکرم نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر ایک لیکچر بھی دیا تھا۔ جس میں احمدیت کو اپنی خوبصورت شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ بھی انگریزی میں شائع ہو چکا ہے۔

ملنے کا پتہ علی قاسم خان صاحب چوہدری مولوی فاضل قادیان ہے قیمت چار آنے اور ایک آنہ ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ٹھیکیداروں کی ضرورت

چونکہ قادیان میں بجلی جلد آنے والی ہے۔ اس لئے مکانوں کے اندر House wiring کرنے کے لئے ٹھیکہ داروں کی ضرورت ہے جو اصحاب اس کام کو سر انجام دینا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں بھیجیں۔ اور اس میں جس شرح پر کام کر سکتے ہوں۔ ان کو تحریر کریں۔ مختلف قسم کے سامانوں کے الگ الگ ریٹ دئے جائیں۔ معہ نقول اسناد سابقہ کارگذاری۔ یہ درخواستیں دفتر امور عامہ میں ۲۵ فروری ۳۴ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ بجلی کی کرنٹ A. C. قسم کی ہو گی۔

(ناظر امور عامہ)

ضرورت کتب

یحیی الدین صاحب ساکن میانجی خیل ضلع کوہاٹ کو انجام آتھم کتاب البریہ۔ آئینہ کمالات اسلام تبلیغی پاکٹ بک۔ درس القرآن اور خطبہ الہامیہ کی برائے تبلیغ اشد ضرورت ہے۔ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ پر زور سفارش کرتے ہیں۔ کہ کوئی دوست انہیں یہ کتب مہیا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اس کے متعلق نظارت دعوت و تبلیغ میں اطلاع دی جائے۔

مستورات پنجاب کے لئے صنعتی درسگاہیں

پنجاب کے اڑھائی کروڑ باشندوں میں سے آبادی ذکور کی صرف ایک چوتھائی ایسے مشاغل میں مصروف ہے۔ جو اقتصادی حیثیت سے مفید و کار آمد ہیں۔ عورتیں زندگی کی جدوجہد میں بہت کم حصہ لیتی ہیں۔ بجز اس کے کہ ان کی کچھ تعداد کاشتکاری اور پارچہ بافی میں مرد کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اکثر گھروں میں ایک مرد کمانے والا ہوتا ہے۔ اور باقی تمام افراد خرچ کرنے والے۔ آمدنی میں اضافہ کی کوئی صورت نہیں۔ اور بالخصوص مستورات کا حصول معاش کے لئے ہاتھ پیر ہلانا عار سمجھا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ افلاس عام ہے۔ اور بعض گھروں کی حالت تو بالکل ناگفتہ بہ ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے اس حالت کو محسوس کر کے سنہ ۱۹۲۳ء میں شہر لاہور میں ایک زنانہ صنعتی درسگاہ قائم کی بعد میں لیڈی مینارڈ انڈسٹریل سکول کے نام سے ایک اور عظیم الشان درسگاہ وجود میں آئی۔ ۱۹۲۷ء میں گورنمنٹ نے ایک تعلیم یافتہ خاتون کو زنانہ صنعتی تعلیم کی تنظیم کیلئے مقرر کیا۔ جس نے اس بارہ میں وسیع پروپیگنڈا کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت صوبہ بھر میں ۱۲ سرکاری اور غیر سرکاری زنانہ صنعتی مدارس ہیں۔ جن میں تقریباً ۱۲۰۰ طالبات صنعتی و حرفتی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ایک ہزار کے قریب طالبات ان درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہو کر زندگی کے دن آرام و آسائش سے گزار رہی ہیں۔ درسگاہوں کے نام ذیل میں اس غرض سے دیئے جاتے ہیں۔ کہ مستورات ان میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔

(الف) سرکاری درسگاہیں (۱) گورنمنٹ زنانہ انڈسٹریل سکول لاہور (۲) لیڈی مینارڈ انڈسٹریل سکول لاہور۔

(ب) پرائیویٹ درسگاہیں۔ (جن کو محکمہ صنعت و حرفت کی

38

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف سے امداد ملتی ہے۔)

(۳) مارگرٹ اروِنگ انڈسٹریل سکول انبالہ۔ (۴) میونسپل انڈسٹریل سکول فار گرلز لدھیانہ۔

(۵) سرسوتی گرلز انڈسٹریل سکول امرتسر (۶) دارالخواتین انڈسٹریل سکول امرتسر

(۷) آریہ سماج انڈسٹریل سکول ملتان (۸) مجلس امداد نسواں کا صنعتی سکول لائل پور۔

(۹) سی۔ ایم۔ ایس۔ انڈسٹریل ہوم لاہور

(ج) پرائیویٹ درس گاہیں۔ (جو محکمہ صنعت و حرفت کی تسلیم کردہ ہیں۔ اور جن کو محکمہ مذکور مدد دیتا ہے) (۱۰) گورونانک انڈسٹریل سکول جھیٹھووال (۱۱) مسلم گرلز انڈسٹریل سکول پانی پت (۱۲) سناتن دہرم انڈسٹریل سکول لاہور۔

ان زنانہ صنعتی مدارس کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے جو نصاب مقرر کیا ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ان مدارس کی دو قسمیں ہیں قسم الف میں نصاب تعلیم کی میعاد ایک سال ہے جس کے اختتام پر کامیاب طالبات کو سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ ان مدارس میں مندرجہ ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔

(الف) لازمی مضامین۔ سلائی کا کام اور لباس کی ساخت

(ب) اختیاری مضامین۔ کم سے کم ایک یا زیادہ سے زیادہ دو مضمون ذیل کی فہرست سے لینے ضروری ہیں۔

(۱) بننا اور لیس فیتہ کا کام (۲) چپٹی اور گول مشینوں کے ذریعہ جراب سازی۔ (۳) کھلونہ سازی اور ہاتھ کا کام (۴) پارچات کی دھلائی۔ (۵) کشیدہ کاری (۶) کھانا پکانا (۷) نقشہ کشی اور مصوری (۸) بننا (جس میں نواڑ۔ گوٹا اور گلوبند بننا شامل ہے۔) (۹) مشین کے ذریعہ کشیدہ کاری (۱۰) بید اور پٹھے کی چٹائیاں۔ ٹوکریاں وغیرہ بنانا۔ چمڑے کا کام۔ نمونہ ب کے سکول میں دو سال کا کورس ہے۔ جس کے خاتمہ پر کامیاب طالبات کو ڈپلومے دئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے مدارس میں ذیل کے مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

لازمی مضامین:۔ (الف) سلائی اور لباس کی ساخت (ب) کشیدہ کاری۔

اختیاری مضامین:۔ کم از کم ایک یا زیادہ سے زیادہ دو مضامین مندرجہ ذیل فہرست سے لینے ضروری ہیں۔

(۱) سلائی اور لیس فیتہ کا کام (۲) چپٹی اور گول مشینوں کے ذریعہ سے جراب سازی (۳) کھلونے بنانا اور ہاتھ کا کام (۴) پارچات کی دھلائی (۵) کھانا پکانا (۶) نقشہ کشی اور مصوری (۷) بننا (۸) مشین کے ذریعہ کشیدہ کاری (۹) بید اور پٹھے کے ذریعہ ٹوکریاں چٹائیاں وغیرہ بنانا۔ (۱۰) چمڑے کا کام

مزید اور مفصل کیفیت انڈسٹریل انسپکٹریس گلاس لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام ایسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد ہوتے ہیں۔ ہم دعویٰ اور یقین کی بناء پر بیانگ دہل کہہ سکتے ہیں کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب ارسطوئے زمان مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بطور احتیاط رجسٹرڈ کرالیں۔ تاکہ دیگر دوا فروشوں کی دست برد سے محفوظ رہ سکیں۔ تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ ہزاروں لوگوں کی یہ مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے اصل اور صحیح دستیاب ہونی ناممکن ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے۔ جسے ہم تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے موجب فخر گردانتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب "محافظ اٹھرا گولیاں" طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔

اصل قیمت فی تولہ سوا روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے صرف گیارہ روپے۔

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان بچوں اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کریں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہٰذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی

قادیان۔ پنجاب

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی یعنی خراس۔ چارہ کترنے کی مشینیں فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں۔ وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

تیس ہزار روپیہ انعام

ختم نبوت پر گو بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر کتاب لاجواب "قرآن مبین محیط ابواب المعانی خاتم النبیینؐ" میں ساڑھے سات سو آیات اور احادیث ختم نبوت پر سیر کن عام فہم اردو میں بحث کی گئی ہے۔ باضابطہ تردید کرنے والے کو تیس ہزار روپیہ انعام قیمت ایک روپیہ ۸ آنے

نصیر بک ایجنسی۔ قادیان

رشتہ مطلوب ہے

ایک مخلص نوجوان احمدی جس کی عمر ۲۵ سال کی ہے۔ اور محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی گوجرانوالہ ڈویژن لاہور میں ٹھیکہ دار ہے۔ بھٹی قوم سے ہے اس کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی شریف الطبع ہو۔ ذات پات کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے۔

منشی خادم علی احمدی مختار سردار کرتار سنگھ صاحب ٹھیکہ دار گلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ و سیکرٹری انجمن احمدیہ کھیوہ کلاس والہ

کٹ پیس منگوانے سے پہلے

ٹریکٹ کٹ پیس نمونہ لسٹ مفت منگوا کر ملاحظہ کریں۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ۴ر فروری کو دہلی میں ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے بارہ میں حکومت کشمیر کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی گئی۔ اور ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو سر آغا خان کے ساتھ مسلم مفاد کے تحفظ کے مسئلہ پر گفت و شنید کرے گی۔

حکومت کشمیر کا ۵ فروری کا ایک اعلان مظہر ہے کہ صورت حال پرسکون ہے۔ پلوامہ میں فوج کے فائروں سے جو لوگ زخمی ہوئے تھے۔ ان میں سے ۷ فوت ہو چکے ہیں۔

تحفظ ریاست ہائے ہند کے قانون کا مسودہ ۵ فروری کو اسمبلی میں پیش ہوا۔ اس پر مختلف تقریریں ہوئیں۔ اور کہا گیا۔ کہ بعض ادنیٰ درجہ کے ذلیل جرائد ریاستوں کے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں۔ یہ ڈاکوؤں کی ٹولی ہے۔ جو ریاستوں کو سخت تنگ کرتی ہے۔ ایک صاحب نے کہا کہ ایک دن ایسا آئیگا۔ جب خالق اکبر کے سامنے والیان ریاست کو یکہ و تنہا جواب دینا پڑے گا۔ اور سول روس کا کوئی قانون وہاں ان کی حفاظت نہ کر سکے گا۔

بلوچستان میں تعلیم کا انتظام کرنے اور اس صوبہ کو اصلاحات دئے جانے کے لئے وہاں تحریک شروع ہوئی ہے۔ میر عبدالعزیز کرد کو چند روز ہوئے حکومت نے اس وجہ سے گرفتار کر لیا تھا۔ کہ وہ اس تحریک کو چلا رہے تھے۔ اب ان کے بعد عبدالصمد خاں اچک زئی کو اسی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

میر واعظ ہمدانی جنہیں ایک سال کے لئے کشمیر سے جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ ۵ فروری کی شام کو لاہور پہونچ گئے۔ بعض اصحاب نے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔

رامپور سٹیٹ گزٹ میں ۴ فروری کو اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ہائی نس نے میونسپل بورڈ رام پور کو بلدیہ کے بیز انبہ پر کامل اقتدار عطا کر دیا ہے۔ اور آئندہ بورڈ کا صدر منتخب ہوا کرے گا۔ بورڈ میں دو تہائی ممبر منتخب اور ایک تہائی نامزد ہوا کریں گے۔ ایک نامزد رکن پسماندہ جماعتوں میں سے ہوا کرے گا۔

نواب صاحب چھتاری نے ۳ فروری کو علی گڑھ میں صوبجات متحدہ کے زمینداروں کی تیسری کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ زمیندار اگر اپنے آپ کو منظم کر کے بہترین لوگوں کی متابعت نہ کریں گے۔ تو ان کا مستقبل نہایت تاریک ہے آپ لوگ سخت خطرہ میں ہیں۔ آئندہ انتخابات کے لئے آپ کو ہر ضلع میں انجمنیں قائم کرنی چاہئیں۔

دہلی سے ۶ر فروری کی خبر ہے کہ صدر بازار کی ایک گلی میں بم پھٹ گیا۔ جس سے ایک مزدور جو گلی میں کام کر رہا تھا۔ زخمی ہو گیا ابھی تک اس واقعہ کی تفصیلات نہیں آئیں۔ اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

پشاور سے ۶ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ صوبہ سرحد کا ایک انقلاب پسند مفرور علاقہ غیر میں مقیم تھا۔ جسے علاقہ مہمند میں کسی نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔

ممبران اسمبلی نئی دہلی سے ۶ فروری کو اعلان کیا ہے۔ کہ انڈین فلم انڈسٹری کو ترقی دینے کے لئے وہ اسمبلی کی چند فلموں میں بطور ایکٹر کام کریں گے۔

شنگھائی سے ۶ فروری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ ننگسیا پر باغی جنرل نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور سرکاری افواج کے ۴ ہزار سپاہی قتل کر دئے گئے ہیں۔

ماسکو سے ۵ فروری کی خبر مظہر ہے کہ چینی ترکستان میں سنکیانگ کی صوبجاتی گورنمنٹ اور تنغان افواج کے درمیان زبردست جنگ شروع ہے۔ موخر الذکر فوج کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور وہ ہتھیار ڈال رہی ہے۔

برطانی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کیپٹن کزالٹ نے ۱۰ فروری کو مسٹر چیٹی صدر اسمبلی کی صدارت میں اسمبلی کے ممبران کے سامنے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ برطانیہ نے ہندوستان کی خدمت کی ہے اور اس لئے ہمیں یہاں رہنے کا حق ہے۔ ہندوستان کو چاہیئے۔ کہ وائٹ پیپر کو منظور کرے۔ اور مستقبل قریب میں ہندوستانی کانسٹی ٹیوشن نمایاں ترقی کر جائے گا۔ نیشنل گورنمنٹ کے قیام کے بعد برطانی پالیسی میں نمایاں تبدیلی ہو گئی ہے۔

یو۔ پی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ نیچ ذات سمجھی جانے والی اقوام کے لڑکوں کو کسی ایسے سکول میں جسے پبلک روپیہ سے امداد ملتی ہو۔ داخل کرنے سے انکار نہ کیا جائے۔

برطانی سفارت کابل کے فوجی مشیر کی کوٹھی کو ۳۔۴ فروری کی درمیانی شب آگ لگ گئی۔ اگرچہ کوئی جان ضائع نہیں ہوئی لیکن ۲۰ ہزار روپیہ کی مالیت کا اسباب آگ کی نذر ہو گیا۔

لاہور سنٹرل جیل میں ایک قیدی کو غلطی سے پھانسی دئے جانے کے متعلق ایک ممبر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ۵ فروری کو پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ جوڈیشل برانچ کے سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے خلاف کارروائی کافی سمجھی گئی ہے۔

مہاراجہ کپورتھلہ کے سکرٹری سوامی دیجے کمار کو ریاست نے جلاوطن کر دیا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے شہر میں ہندوؤں نے ہڑتال کی۔ اور جلسہ کیا گیا۔

دارالعوام میں ایک ممبر نے مشورہ دیا کہ چونکہ ہندوستانی گریجوایٹوں کو کام نہیں ملتا۔ اس لئے یونیورسٹی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد محدود کر دی جائے۔ وزیر ہند نے کہا۔ کہ یہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کا کام ہے۔ مگر میری رائے میں پابندی مفید نہ ہوگی۔

پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے ۵ فروری کو دریافت کیا کہ کیا مدنا پور اور کونٹائی میں لوگوں کو فوجی مارچ دیکھنے اور برطانی جھنڈے کو سلام کرنے کیلئے کیوں اور کس قانون کے ماتحت مجبور کیا گیا۔ سول آبادی کو ملٹری پریڈ پر حاضر ہونے کا حکم دینے کا کوئی قانون نہیں۔ وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان سے اطلاعات طلب کی گئی ہیں۔ اور آئندہ ہفتہ مفصل جواب دیا جائے گا۔

لنڈن کے ایک ہسپتال میں حیرت ناک عمل جراحی کی ایک خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو برس کی عمر میں چیچک کی وجہ سے ایک بچہ نابینا ہو گیا۔ ایک ماہر چشم نے دیکھا۔ کہ اس کے ڈھیلے خراب ہو گئے ہیں۔ اور مزید کوئی نقص نہیں۔ اس لئے اس نے ایک اندھی عورت کے ڈھیلے نکال کر اسے لگا دئے۔ اور اس طرح اس کی بینائی درست کر دی۔

لارڈ ولنگڈن کی ہمشیرہ مسز مارشل برکس کا لنڈن میں ۵ فروری کو انتقال ہو گیا۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھیں۔

فیروزپور سے ۷ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک قریبی گاؤں میں ایک سکھ کے ہاں بعض ڈاکو پناہ گزین تھے۔ کہ پولیس پہونچ گئی۔ دونوں میں مقابلہ شروع ہو گیا۔ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک دونو جانب سے گولیاں چلتی رہیں۔ ایک کنسٹیبل اور دو ڈاکو ہلاک ہو گئے اور چند زخمی۔ ایک زخمی ڈاکو گرفتار کر لیا گیا۔

مظفرپور سے ۷ فروری کی خبر ہے کہ سیتا مڑھی کی فضاء ۵ فروری سے گونج رہی ہے۔ اور زمین کے نیچے سے آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ لوگ سہمے ہوئے ہیں۔ کہ کہیں پھر زلزلہ نہ آ جائے۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اعلان کیا ہے کہ دربھنگہ شہر کی از سر نو تعمیر کے لئے وہ ۲۵ لاکھ روپیہ دیں گے۔

حکومت کشمیر نے ۷ فروری کو اعلان کیا ہے کہ کل بیج بہاڑہ میں مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ اور جب پولیس اسے منتشر کرنے گئی۔ اس پر حملہ کر دیا۔ اس پر فوج نے چار دفعہ گولی چلائی۔ تین اشخاص زخمی ہو گئے۔ اگر حالات روبہ اصلاح نہ ہوئے۔ تو کرفیو آرڈر نافذ کئے جانے کی توقع ہے۔ اور اگر جیسا کہ افواہ ہے۔ جتھے بھیجے گئے۔ تو گورہ فوج بلائی جائے گی۔

پیرس سے ۶ فروری کی خبر ہے کہ ڈلاڈیر حکومت کے خلاف پہلا مظاہرہ حسب توقع کیا گیا۔ اور مظاہرین کا پولیس سے خوفناک تصادم ہوا۔ ۲۳ کنسٹیبل اور دو سو مظاہرین زخمی ہوئے۔ ۶ مظاہرین ہلاک ہو گئے۔ ہجوم نے وزارت کے دفتر کو آگ لگا دی۔ جس سے کئی افسر جھلس گئے۔ بازاروں میں بھی سخت ہنگامہ بپا ہوا۔ دیگر شہروں سے بھی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی